مہاراجہ رنجیت سنگھ

انور پاشا
فاطمہ منزل، 102 کے ایس آر ٹی بلاک، بنی منڈپ، میسور۔570015

اب بادشاہوں اور راجاؤں کا زمانہ نہیں رہا۔ آج عام لوگوں کے نمائندے حکومت چلاتے ہیں۔ جس طرح سارے عوامی نمائندے ایماندار نہیں ہوتے اسی طرح سارے بادشاہ اور راجہ بھی ظالم نہیں ہوا کرتے تھے۔ جن سے ان کی رعایا بہت محبت کرتی تھی۔ ان ہی میں سے ایک تھے مہاراجہ رنجیت سنگھ۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ پنجاب کے حکمراں تھے۔ وہ بہت انصاف پرور تھے۔ ان کے وزیروں میں دیوان ساون مل اور دیوان محکم چند جیسے ہندو وزیر بھی تھے اور فقیر عزیز الدین جیسے مسلمان وزیر بھی، فقیر عزیز الدین مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وزیر خارجہ تھے۔ امام بخش ان کے توپ خانہ کے انچارج تھے۔ ان کے سکھ وزیر اور جرنیل بھی ان ہی کی طرح سیکولر خیالات کے تھے۔ مہاراجہ ایک مسلمان شاعر ہاشم شاہ کی شاعری کو بہت پسند کرتے اور اکثر ان کے اشعار گنگنایا کرتے تھے۔ مشہور شاعر قادر یار ان کے سکھ درباریوں کے پسندیدہ شاعر تھے۔

جب پنجاب پر انگریزوں نے دھوکہ سے قبضہ کیا تو ایک مسلمان شاعر شاہ محمد ہی نے ایک طویل نظم ''جنگ نامہ پنجاب'' لکھی تھی۔ مہاراجہ کی زندگی کے بہت سے واقعات ایسے ہیں جو نہایت دلچسپ اور نصیحت آموز ہیں۔

اذان کی مخالفت

ایک دن مہاراجہ اپنے باغ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ چند سکھ اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، ''مہاراجہ، ہم رات کو دیر سے سوتے ہیں، مگر صبح کے وقت جب اندھیرا ہی ہوتا ہے تو مؤذن اذان دے کر ہماری نیند میں خلل انداز ہوتے ہیں۔ مہربانی فرما کر شاہی فرمان جاری فرمائیں کہ صبح کے وقت کوئی مؤذن اذان دے کر دوسرے لوگوں کی نیند خراب نہ کرے۔''

مہاراجہ یہ مطالبہ سن کر مسکرائے اور بولے ٹھیک ہے۔ میں ابھی انتظام کیے دیتا ہوں۔ کل سے تمہاری نیند حرام نہیں ہوگی۔''

یہ کہہ کر مہاراجہ نے ایک سپاہی کو حکم دیا کہ وہ نزدیک کی مسجدوں کے مؤذنوں کو بلا لائے۔ اُن کے حکم کی تعلیم ہوئی اور مؤذن صاحبان حاضر ہوگئے۔ مہاراجہ نے ان سے پوچھا کہ وہ سورج کے طلوع ہونے سے پہلے اذان کیوں دیتے ہیں؟ جواب ملا کہ ہم لوگوں کو اذان دے کر یہ سمجھاتے ہیں کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ مہاراجہ نے یہ سن کر شکایت کرنے والے سکھوں کو کہا۔ ''دیکھو بھائی'' یہ مسلمان بھائیوں کو جگانے کے لیے اذان دیتے ہیں تا کہ وہ خدا کا نام لے سکیں اور نماز ادا کریں۔ یہ آج سے اذان نہیں دیں گے، مگر ساتھ ہی یہ تمہارا فرض بن جاتا ہے کہ تم اپنے مسلمان

بھائیوں کو صبح صبح جگا دیا کرو تا کہ وہ ایک خدا کی نماز ادا کر سکیں، تم اپنے آدمیوں کو یہ کام سونپ دو کہ وہ سارے مسلمانوں کو بروقت جگا دیا کریں۔''

''سکھ یہ بات مان گئے، مگر تین دن بعد ہی وہ پھر دربار میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے ''مہاراجہ صاحب'' آپ مؤذنوں کا کام ان کو ہی سونپ دیں۔ پہلے تو ہم اذان کی وجہ سے صبح ہی صبح جاگ جایا کرتے تھے، مگر اب مسلمانوں کو بروقت جگانے کے لیے ہمیں ساری رات جاگنا پڑتا ہے۔''

مہاراجہ صاحب یہ بات سن کر بہت خوش ہوئے اور انھوں نے مؤذنوں کو بلا کر کہا کہ وہ حسبِ معمول اذان دیا کریں۔ کیوں کہ شکایت کرنے والوں اپنی شکایت واپس لے لی ہے۔

علم کے شوقین

اگر چہ مہاراجہ خود شہنشاہ اکبر کی طرح اَن پڑھ تھے، مگر انھیں ادب اور فلسفہ سے کافی لگاؤ تھا۔ ایک بار جب ان کی فوج نے نوشہرہ پر حملہ کیا تو مہاراجہ نے اپنا خاص ایلچی بھیج کر پنجاب راج کے جرنیلوں کو حکم دیا کہ وہ کوئی بھی کتب خانہ ضائع نہ ہونے دیں۔ اس کے علاوہ مہاراجہ شاعروں کی مدد بھی فراخ دلی سے کیا کرتے تھے۔ ایک سکھ جرنیل نے ایک پنجابی شاعر قادر یار کو انعام میں بہت سی زمین اور ایک کنواں دیا تھا۔

سونے کی دیگچی

ایک مرتبہ ملتان کی طرف جاتے ہوئے مہاراجہ رنجیت سنگھ راستے میں ایک گاؤں میں ٹھہرے۔ وہ برگد کے ایک پرانے درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور علاقہ کے لوگوں کی مشکلات سُننے لگے۔ وہ رعایا سے بات چیت کر ہی رہے تھے کہ ایک عورت تیزی سے ان کی طرف بڑھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک دیگچی تھی اس کے کپڑے پھٹے پرانے تھے۔ عورت نے جھک کر پہلے مہاراجہ کو سلام کیا اور پھر بولی: ''یا اللہ! میرا رنجیت آ گیا!'' اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی دیگچی مہاراجہ رنجیت سنگھ کے جسم پر گھسنی شروع کر دی۔

دیگچی کی کالک کی وجہ سے مہاراجہ کے تمام کپڑے خراب ہو گئے۔ درباریوں نے بوڑھی عورت کو روکا تو وہ حیرت سے اپنی دیگچی کو دیکھنے لگی۔ مہاراجہ نے بوڑھی عورت سے وجہ پوچھی تو اس نے کہا: ''بادشاہ سلامت! میں نے سنا ہے کہ رنجیت سنگھ پارس پتھر ہے اس کے ساتھ اگر لوہا لگ جائے تو وہ سونے کا ہو جاتا ہے۔ میں بہت غریب عورت ہوں اور بیوہ بھی ہوں۔ بس لوگوں سے مانگ کر گزارہ کرتی ہوں۔ آج جب پتہ چلا کہ ہمارے گاؤں میں مہاراجہ تشریف لائے ہیں تو اپنی دیگچی اُٹھالائی ہوں تا کہ اسے سونے کا بنا کر اپنی آخری زندگی آرام سے گزار دوں۔''

مہاراجہ نے مسکرا کر بوڑھی عورت سے دیگچی لی اور اسے ایک وزیر کو دیتے ہوئے حکم دیا کہ اس عورت کو اس دیگچی کے برابر وزن کا سونا دے دیا جائے۔

سونے کے بیر

ایک دن مہاراجہ کہیں جا رہے تھے، راستہ میں بیروں کا ایک باغ تھا۔ گاؤں کے لڑکے درختوں کو پتھر مار رہے تھے تا کہ بیروں کو نیچے گرایا جا سکے۔ بڑے لڑکوں نے جب مہاراجہ کو دیکھا تو انھوں نے اپنے ہاتھ روک لیے، مگر ایک چھوٹے سے لڑکے نے مہاراجہ کی طرف کوئی دھیان نہ دیا اور ایک پتھر زور سے ایک درخت اُچھال دیا۔ وہ پتھر مہاراجہ کی پیشانی کے ساتھ ٹکرا گیا۔

مہاراجہ کے ایک باڈی گارڈ نے فوراً لڑکے کو پکڑ لیا اور مہاراجہ کے سامنے پیش کرتے ہوئے عرض کیا۔ ’’مہاراجہ! اس گستاخ کے بارے میں کیا حکم ہے؟‘‘

مہاراجہ رنجیت سنگھ لڑکے کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور بولے ’’حاکم سنگھ!‘‘ یہ لڑکا معصوم ہے بیر کا درخت اسے میٹھے میٹھے بیر دیتا ہے تو مجھے بھی اسے کچھ دینا چاہیے۔‘‘

یہ کہہ کر انھوں نے اپنی ایک مالا اُتاری جس میں سونے کے منکے پروئے ہوئے تھے، انھوں نے لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور مالا لڑکے کے گلے میں ڈال دی۔

مظلوم لڑکی

گوجرانوالہ کے چند دیہی علاقوں پر چھٹے راجپوتوں کا قبضہ تھا۔ ان کے پُرکھوں کے ساتھ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے بزرگ اکثر لوہا لیا کرتے تھے۔ چھٹے راجپوت بھی بہت بہادر تھے۔ جب مہاراجہ کی فوجی طاقت کافی بڑھ گئی تو انھوں نے اپنی طاقت کے بل پر چھٹوں کے علاقہ پر قبضہ کرلیا۔ شام کے وقت جب وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ فتح کا جشن منا رہے تھے تو کسی نے مہاراجہ کو بتایا کہ ایک فوجی نے چھٹے سرداروں کی شکست کے بعد گاؤں کی ایک لڑکی کو زبردستی اُٹھالیا ہے۔ یہ سن کر مہاراجہ کی آنکھیں لال ہوگئیں۔ انھوں نے اس سپاہی کو فوراً پیش کرنے کا حکم دیا۔

جب سپاہی حاضر ہوا تو مہاراجہ اس پر بہت ناراض ہوئے اور اس سے لڑکی واپس لے کر اس کے والدین کے گھر پہنچایا۔ اس کے ساتھ ہی انھوں نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ جنگ اور جنگ کے بعد کسی بھی عورت کی بے حرمتی نہ کریں۔ ان کے لیے دشمن کی لڑکی بھی اپنی لڑکی کے برابر تھی۔

مذہبی عقیدت

ایک بار مہاراجہ کے دربار میں ایک ناچنے والی عورت آئی۔ مہاراجہ کو اس کا ناچ بہت پسند آیا اور ناچنے والی کو شاہی محل میں رہنے کی اجازت مل گئی۔ جب یہ بات سکھوں کے مقدّس مرکزی علاقہ تری مرمندر صاحب کے بڑے پجاری کو معلوم ہوئی تو انھیں بہت غصہ آیا۔ انھوں نے فوراً مہاراجہ کو امرتسر پہنچ جانے کا حکم نامہ بھیجا۔ مہاراجہ فوراً بڑے پجاری اکالی پھولا سنگھ کے پاس پہنچے۔ اکالی پھولا سنگھ نے غصّہ کے عالم میں مہاراجہ رنجیت سنگھ سے کہا تمھیں معلوم ہے کہ ہمارے مذہب میں غیر سکھ عورت سے شادی کی اجازت نہیں۔ تم نے ایک غیر سکھ رقاصہ کے ساتھ محبت کر کے سخت غلطی کی ہے۔ اس لیے تمھیں سزا دی جائے گی۔

مہاراجہ سزا بھگتنے کے لیے تیا ہوگئے تو پھر اکالی پھولا سنگھ نے کہا۔ ’’پہلی سزا یہ ہے کہ تمہارے جسم پر کوڑے برسائے جائیں گے۔ اس لیے تم اپنے کپڑے اُتار دو۔ دوسرے تمھیں حکم دیا جاتا ہے کہ اس مقدس گردوارہ کی عمارت پر سونے کے پترے چڑھاؤ۔ رنجیت سنگھ نے دونوں حکم مان لیے۔ انھوں نے اپنے کپڑے اُتار کر ننگے بدن پر کوڑے کھائے۔ اس کے بعد انھوں نے کافی رقم خرچ کر کے امرتسر کے تری مرمندر صاحب کی مقدس عمارت پر سونے کے پترے لگوائے۔ اب بھی اس عمارت پر سونا لگا ہوا ہے اور اس وجہ سے اسے ’’گولڈن ٹمپل‘‘ کہا جاتا ہے۔

ایسے تھے پنجاب کے تاجدار مہاراجہ رنجیت سنگھ جن کا جنم ۱۷۸۰ء میں ہوا تھا اور ۱۹۸۰ء میں پنجاب میں ان کا دو سو سالہ جنم دن منایا گیا۔

□□□